سیر و سوانح

محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۲۲)

[”سیر و سوانح“ کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت معتب بن عوف رضی اللہ عنہ

کنبہ اور قبیلہ

حضرت معتب بن عوف ہجرت مدینہ سے اکیس برس قبل بنو خزاعہ میں پیدا ہوئے۔ الیاس بن مضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سترھویں اور معد بن عدنان انیسویں جد تھے۔ الیاس کے تین بیٹے مدرکہ، طابخہ اور قمعہ ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب مدرکہ سے ملتا ہے، جب کہ حضرت معتب بن عوف قمعہ کی اولاد میں سے تھے۔ قمعہ کے دو بیٹے عامر اور ربیعہ ہوئے، ربیعہ کو لحہ بھی کہا جاتا ہے۔ عمرو بن عامر لحہ کے پوتے تھے جنھیں بسا اوقات دادا کی طرف منسوب کر کے عمرو بن لحہ کہہ دیا جاتا ہے۔ کعب عمرو کے بیٹے اور سلول پوتے تھے۔ حُبشیہ بن سلول حضرت معتب کے چھٹے (ساتویں: ابن عبدالبر) جد تھے۔ حضرت معتب بن عوف کے دادا کا نام عامر بن فضل (: ابن اثیر۔ عمر بن عامر: ابن عبدالبر) تھا۔ اپنی والدہ کی نسبت سے وہ معتب بن الحمرا بھی کہلاتے ہیں۔

ابو عوف حضرت معتب کی کنیت تھی۔ ان کا اسم منسوب خزاعی ہے، اس کے علاوہ اپنے ساتویں جد سلول بن کعب کی نسبت سے سلولی بھی کہلاتے ہیں۔ انھوں نے بنو مخزوم کی محالفت اختیار کی۔

لقب

حضرت معتب کو عیہامہ بن کلیب بن سلول بن کعب خزاعی (ابن اثیر) اور ہیعانہ (ابن حجر) بن کلیب بن حبشیہ بن سلول (ابن سعد) بھی کہا جاتا تھا۔ پہلی صورت میں ان کا شجرۂ نسب مختصر کر کے پانچویں، ساتویں اور آٹھویں جد کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور دوسری صورت میں یہ اختصار پانچویں، چھٹے اور ساتویں جد تک محدود رکھا گیا ہے۔ اصل میں یہ ان کے القاب ہیں۔ 'ناقة عيهم و عيهمة' تیز رفتار اونٹنی اور 'جمل عيهم وعيهام' سرپٹ بھاگنے والے اونٹ کو کہا جاتا ہے۔ دوسرے معنی ہیں: لمبی گردن اور بڑے سر والا اونٹ، عمدہ نسل کا اونٹ (لسان العرب: مادہ عھم) (معجم القاب الصحابۃ، جاسم یاسین، سلیمہ کاظم)۔ ''معجم القاب الصحابۃ'' کے مصنفین کی اس بات کی کوئی سند نہیں ملی کہ 'عیہم' اصل میں حضرت معتب بن عوف کے چوتھے جد عفیف بن کلیب کا لقب تھا۔ معاجم اور دیگر کتب تاریخ ابن حجر کے بتائے ہوئے دوسرے لقب 'هيعانة' کے ذکر سے خالی ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

خزاعہ کی وجہ تسمیہ

قمعہ کا پوتا عمرو بن عامر یمن کا باسی تھا، ایک دن اس نے دیکھا کہ ایک چوہا یمن کے قدیم سیلابی بند مارب کی بنیادیں کھود رہا ہے۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ بند اب نہ بچے گا۔ اس نے مشہور سیلاب 'سیل عرم' آنے سے پہلے ہی وہاں سے نقل مکانی کر لی۔ اس کا قبیلہ مرالظہران (وادی فاطمہ)، ابوا، وادی عزال، وادی دوران اور عسفان میں بکھر گیا۔ عمرو بن عامر (یا عمرو بن لحی) یمن سے شام جانے کے لیے نکلا تھا، لیکن اپنے قبیلے بنو ازد سے بچھڑ کر مکہ کے نواح میں آباد ہو گیا اور خزاعہ کے لقب سے موسوم ہوا۔ 'انخزع' کے لفظی معنی ہیں: کٹ کر جدا ہونا اور الگ ہوئے ٹکڑے کو 'خزاعة' کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرو بن لحہ بن قمعہ بن خندف خزاعہ کا جد تھا (بخاری، رقم ۳۵۲۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۰۶۵۵)۔ حضرت ابوہریرہ ہی کی دوسری روایت میں ہے: آپ نے بنو کعب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: عمرو بن لحہ جو ان کا باپ تھا (مسلم، رقم ۷۲۹۴)۔ یہاں بنو کعب سے مراد عمرو بن لحہ کے بیٹے کعب کی اولاد ہے۔

اردن کے ماہر فلکیات ڈاکٹر عماد مجاہد کی تحقیق کے مطابق ۲۹/ شوال ۱۰ھ (۲۷/ جنوری ۶۳۲ء) کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم کی وفات ہوئی اور اسی دن سورج گرہن لگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا زندگی سے ان کو گرہن نہیں لگتا (بخاری، رقم ۱۰۴۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۲۳۵۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۰۶)۔ آپ نے نماز کسوف پڑھائی اور بعد میں ارشاد فرمایا: میں نے عمرو بن عامر بن لحہ خزاعی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی پیٹھ یا انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ وہ پہلا مشرک تھا جس نے نذر کی اونٹنیاں اس طرح آزاد چھوڑیں کہ ان پر سواری کرتے نہ سامان لادتے (بخاری، رقم ۳۵۲۱۔ مسلم، رقم ۷۲۹۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۰۹۱۔ احمد، رقم ۸۷۸۷۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۷۸۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۸۹۰)۔ ایک روایت میں عمرو کو اس کے باپ عامر اور دوسری روایت میں اس کے دادا لحہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ عمرو بن لحہ ہی نے اونٹنیوں کے کان کاٹے اور دین ابراہیم کو تبدیل کر دیا۔ وہی تھا جو شام گیا اور بلقا کے علاقے مآب (یا الجزیرہ کے شہر ہیت) میں لوگوں کو بتوں کی پوجا کرتے دیکھا تو وہاں سے ہبل نامی پہلا بت لا کر خانۂ کعبہ کے اندر نصب کیا۔ اس نے دوسرے بتوں اساف اور نائلہ کو بھی چاہ زمزم پر نصب کیا اور لوگوں کو ان کی پوجا کی طرف راغب کرنے لگا (السیرۃ النبویۃ، ابن ہشام ۱/ ۶۴-۶۵۔ الروض الانف، سہیلی ۱/ ۲۱۹۔ مختصر سیرۃ الرسول، محمد بن عبد الوہاب ۲۲-۲۳)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

نعمت ایمان پانا

وادی بطحا میں نور ایمان کی کرنیں پھیلی تھیں کہ حضرت معتب بن عوف مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

ہجرت حبشہ

حضرت معتب بن عوف نے حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں حصہ لیا۔ ان کے حلیف قبیلے بنو مخزوم کے حضرت شماس بن عثمان، حضرت ہبار بن سفیان، حضرت عبد اللہ بن سفیان، حضرت ہشام بن ابو حذیفہ، حضرت سلمہ بن ہشام اور حضرت عیاش بن ابو ربیعہ ان کے ہم سفر تھے۔ محمد بن اسحٰق اور واقدی انھیں مہاجرین حبشہ میں شمار کرتے ہیں، جب کہ موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر کے خیال میں انھوں نے حبشہ کا سفر نہیں کیا۔

حبشہ سے واپسی

جب مشرکین مکہ کے قبول اسلام کی افواہ حبشہ میں پہنچی تو حضرت معتب بن عوف مکہ لوٹ آئے۔ وہ ان اڑتیس (یا تینتیس) اصحاب میں شامل تھے جو مکہ میں داخل ہوئے۔ بنو مخزوم کے حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد،

ان کی اہلیہ حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ، حضرت شماس بن عثمان، حضرت سلمہ بن ہشام اور حضرت عیاش بن ابو ربیعہ بھی اپنے شہر ام القریٰ میں لوٹ آئے۔ حضرت سلمہ اور حضرت عیاش کو ان کے بھائی ابو جہل نے بیڑیوں میں جکڑ لیا۔ غالب امکان ہے کہ حضرت معتب خاموشی سے یا چھپ چھپا کر شہر مکہ میں مقیم رہے، کیونکہ ان پر کفار کے جور و ستم کی کوئی خبر نہیں۔

ہجرت مدینہ و مواخات

جب ہجرت مدینہ کا موقع آیا تو حضرت معتب بن عوف بہ صد شوق دار ہجرت روانہ ہو گئے۔ مدینہ میں حضرت مبشر بن عبدالمنذر ان کے میزبان ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات قائم فرمائی تو حضرت ثعلبہ بن حاطب کو ان کا انصاری بھائی قرار دیا۔

غزوات

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

حضرت معتب نے جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ خلفاے راشدین کے ادوار میں ان کی سرگرمیوں کی کوئی اطلاع نہیں۔

ارتحال

حضرت معتب بن عوف نے ۵۷ھ میں اٹھتر برس کی عمر میں وفات پائی۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں: طبری نے ان کی عمر ستاون (اٹھاون: ابن اثیر) برس بتائی ہے، ان کی راے محل نظر ہے۔ ابن اثیر نے بھی اسے غلط قرار دیا ہے اور اعتراض کیا ہے کہ کیا وہ تین برس کی عمر میں جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

اولاد

حضرت معتب بن عوف نے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔

روایت حدیث

حضرت معتب سے کوئی روایت مروی نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، جمہرۃ انساب العرب (ابن حزم)،

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، انساب الاشراف (بلاذری)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، معجم القاب الصحابۃ (جاسم یاسین، سلیمہ کاظم)، Wikipedia۔

حضرت قیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ

قبیلہ اور کنبہ

حضرت قیس بن حذافہ مکہ میں پیدا ہوئے، قریش کی شاخ بنو سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لیے انھیں سہمی، قرشی کہا جاتا ہے۔ قیس بن عدی ان کے دادا اور سعید بن سہم سکڑ دادا تھے۔ ان کی والدہ تمیمہ بنت حرثان بنو کنانہ کی شاخ بنو حارث سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت خنیس بن حذافہ اور حضرت عبد اللہ بن حذافہ ان کے سگے بھائی تھے۔ محمد بن سائب کلبی (۵۵ھ تا ۱۴۶ھ) کا کہنا ہے کہ حسان ان کا نام اور ابو قیس کنیت تھی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

شرف ایمان

حضرت قیس بن حذافہ کو السابقون الاولون میں شمار نہیں کیا گیا، تاہم وہ قدیمی مسلمانوں میں شامل ہیں۔

ہجرت حبشہ

حضرت قیس بن حذافہ ہجرت ثانیہ میں حبشہ گئے۔ ان کے بھائی حضرت خنیس بن حذافہ اور حضرت عبد اللہ بن حذافہ بھی ساتھ تھے۔

ہجرت مدینہ

حضرت قیس بن حذافہ ہجرت مدینہ اور جنگ بدر کے بعد کسی وقت حبشہ سے لوٹے۔ وہ ان چونتیس صحابہ میں شامل تھے جو شاہ نجاشی کی عطیہ کی ہوئی کشتیوں میں سوار نہ ہوئے (السیرۃ النبویۃ، ابن اسحٰق ۴۹۷)۔ حضرت قیس کے بھائی حضرت عبد اللہ بن حذافہ اور بنو سہم کے دیگر آٹھ اصحاب حضرت ابو قیس بن حارث، حضرت حارث بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت بشر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت سائب

بن حارث، حضرت سعید بن عمرو اور حضرت عمیر بن رئاب اسی زمرہ میں شامل تھے۔ ممکن ہے کہ ان سب نے اکٹھے مدینہ کا سفر کیا ہو۔

غزوات میں شرکت

اس باب میں معلومات میسر نہیں۔

وفات

حضرت قیس بن حذافہ کا سن وفات معلوم نہیں۔

اولاد

حضرت قیس بن حذافہ کی ازواج اور اولاد کے بارے میں کوئی رہنمائی نہیں ملتی۔ بہت کھوج کے بعد ہمیں ان کی ایک پوتی درہ بنت عدی کا پتا چلا جو حضرت اسامہ بن زید سے بیاہی گئی اور ان کے سنجوگ سے محمد اور ہند پیدا ہوئے (الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، رقم ۴۷۸۳)۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحٰق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، انساب الاشراف (بلاذری)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت عمیر بن رئاب رضی اللہ عنہ

نام و نسب

حضرت عمیر بن رئاب قریش کی شاخ بنو سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ بانی قبیلہ سہم بن ہصیص ان کے پانچویں جد تھے۔ نعم بنت کلاب (نسب قریش، مصعب زبیری ۴۰۱۔ الوف بنت عدی: انساب الاشراف، بلاذری) سے سہم کے دو بیٹے سعد اور سُعید ہوئے۔ سعد بن سہم کے پوتے قیس بن عدی قریش کے معزز ترین سردار شمار ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم کے بھائی مطلب کا یہ شعر مشہور ہے:

كأنه في العز قيس بن عدی
في دار قيس ينتدي أهل الندى

"گویا یہ بچہ، عبدالمطلب عزت و شرف میں قیس بن عدی کے مانند ہے۔ قیس ہی کے گھر میں اصحاب مروت و سخاوت جمع ہوتے ہیں۔"

حضرت عمیر سُعید بن سہم کے بیٹے مہشم کی اولاد میں سے تھے۔ ان کے دادا کا نام حذیفہ بن مہشم (حذافہ بن سعید: واقدی) تھا۔ ایک زمانہ میں بنو سہم کی مکہ میں کثرت تھی۔ حضرت عمیر بن رئاب نے بھی اپنی عالی نسبی پر فخر کرتے ہوئے کہا:

نحن بنو زيد الاغر و مثلنا
يحامی علی الاحساب عند الحقائق

"ہم بزرگ سردار زید کی اولاد ہیں، ہمارے جیسا ہی عزت و ناموس کی حفاظت کا موقع آنے پر حسب و نسب کا دفاع کرتا ہے۔"

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

حضرت عمیر نے سہم کے بجاے زید کہا، کیونکہ سہم بن ہصیص کا اصل نام یہی تھا، ان کے بھائی جمح بن حصیص کا اصل نام تیم تھا۔ ان دونوں کی والدہ الوف بنت عدی نے ایک روز سونے یا چاندی کا بنا ہوا لیموں پھینکا اور کہا: او بچو، دوڑ کر اسے پکڑو، جس نے پکڑ لیا، اسی کا ہو جائے گا۔ زید نے دوڑ کر جلدی سے لیموں پکڑ لیا تو ان کی والدہ پکاری: زید، تو تو تیر (سہم) نکلا جو ہدف سے پار نکل گیا۔ اور تیم لگتا ہے، کسی شے نے تمھاری دوڑ میں رکاوٹ ڈال دی یا تمھارا گھوڑا تمھارے قابو میں نہیں آیا (جمح بک)۔ تب زید سہم اور تیم جمح کے القاب سے مشہور ہو گئے (انساب الاشراف، بلاذری ۱/۲۴۸)۔

حضرت عمیر کی والدہ ام وائل بنت معمر بنو سہم کے برادر قبیلے بنو جمح سے تعلق رکھتی تھیں۔

اسلام

ابن اثیر اور ابن حجر نے حضرت عمیر بن رئاب کو السابقون الاولون میں شمار کیا ہے۔ ابن حجر نے ابن اسحٰق کا حوالہ دیا ہے۔ ہو سکتا ہے، ان کا ماخذ کوئی اور ہو، کیونکہ ابن اسحٰق کی "السیرۃ النبویۃ" میں "إسلام المهاجرين" کے عنوان سے جو فہرست دی گئی ہے، اس میں حضرت عمیر بن رئاب کا نام شامل نہیں (ص ۱۸۶)۔ ابن ہشام

نے اپنی فہرست کا عنوان قائم نہیں کیا، وہ بھی حضرت عمیر کے ذکر سے خالی ہے۔

ہجرت حبشہ

آں حضور نے مکہ کے بت پرستوں کو اسلام کی دعوت توحید دینا شروع کی تو مشرک سرداروں نے آپ کی سخت مخالفت کی ٹھانی۔ ہر قبیلہ کے متمردین اسلام قبول کرنے والے اپنے نوجوانوں کو قید و بند میں ڈالنے اور غلاموں کو تشدد کا نشانہ بنانے لگے۔ بنو جمح کا امیہ بن خلف اور بنو مخزوم کا ابو جہل مستضعفین کو ایذائیں دینے میں پیش پیش تھے، جب کہ بنو سہم کے عاص بن وائل اور حارث بن قیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استہزا کرتے۔ ان حالات میں آپ نے صحابہ کو سمندر پار حبشہ ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ شوال ۵/ نبوی میں حضرت عمیر بن رئاب حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں حبشہ جانے والے قافلے میں شامل ہو گئے، یہ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ تھی۔ ابن سعد کہتے ہیں: اس قافلے میں تراسی اصحاب، قریش کی گیارہ صحابیات اور دوسرے قبیلوں کی سات مومنہ خواتین شریک تھیں۔ بنو سہم کے حضرت خنیس بن حذافہ، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث، حضرت حجاج بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت سائب بن حارث اور حضرت ہشام بن العاص حضرت عمیر بن رئاب کے ہم سفر تھے۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

حبشہ سے واپسی

بلاذری کہتے ہیں: حضرت عمیر بن رئاب ۷ھ حضرت جعفر بن ابو طالب کے ہمراہ مدینہ آئے۔ ابن اسحٰق اور ابن ہشام کا کہنا ہے: حضرت عمیر جنگ بدر کے بعد کسی وقت مدینہ پہنچے اور انھوں نے حضرت جعفر بن ابو طالب کے ساتھ مدینہ کا سفر ہجرت نہیں کیا۔ بنو سہم کے حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت حارث بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت بشر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت سائب بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث، حضرت قیس بن حذافہ، حضرت عبداللہ بن حذافہ اور حضرت سعید بن عمرو اسی زمرہ میں شامل تھے۔

مدنی زندگی

حضرت رئاب حبشہ میں ہونے کی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ مدینہ پہنچنے کے بعد انھوں نے کن غزوات میں حصہ لیا، اس کی تفصیل نہیں ملتی۔

عہد صدیقی

محرم ۱۲ھ (مارچ ۶۳۳ء): جنگ یمامہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابو بکر نے حضرت خالد کو جنوبی عراق، دریاے فرات کے ڈیلٹا کی طرف بھیجا اور حضرت عیاض بن غنم کو اس کے شمال میں دومۃ الجندل کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت خالد ایک سال تک ایران میں گھومتے پھرتے رہے۔ انھوں نے مقامی امرا کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے متعدد خطوط لکھے، ذات السلاسل، مذار (یا ثنی)، دلجہ، اُلیس، حیرہ اور انبار کی جنگوں میں فتح حاصل کی اور عین التمر کا رخ کیا۔ یہ انبار کے مغرب میں تین دن کی مسافت پر واقع ایک سرحدی قصبہ ہے۔

عین التمر پر مہران بن بہرام کی حکومت تھی، قریبی عرب عیسائی قبائل نمر، تغلب اور ایاد اس کا ساتھ دے رہے تھے۔ حضرت خالد بن ولید کی آمد کی خبر ملی تو عرب اتحادی عقہ بن قیس نے بڑے اعتماد کے ساتھ ایرانی حکمران مہران سے کہا: عرب ہی عربوں کے طریقۂ جنگ سے واقف ہو سکتے ہیں، اس لیے مجھے اکیلا ہی خالد سے نمٹنے دیں۔ اس نے کچھ پس و پیش کے بعد اجازت دے دی اور خود قلعے میں مقیم رہا۔ عقہ نے عین التمر سے باہر کرخ کے میدان میں لڑنے کو ترجیح دی۔ حضرت خالد مقابل میں صف آرا ہوئے، وہ عقہ کا غرور بھانپ چکے تھے، اس لیے اسے ہی گرفت میں لینے کا ارادہ کیا۔ انھوں نے اپنے میمنہ و میسرہ کو پیش قدمی کرنے کے بجاے دشمن کے میمنہ و میسرہ کو الجھائے رکھنے کا حکم دیا۔ عقہ کی توجہ ان جھڑپوں کی طرف تھی کہ حضرت خالد مقدمہ کی کمان کرتے ہوئے خود آگے بڑھے، عقہ کو بازوؤں میں جکڑا اور قید کر لائے۔ اس کے بیش تر سپاہی بھی اسیر ہو گئے۔ کمانڈر پکڑا گیا تو فوج ہمت ہار گئی، یوں جنگ عین التمر شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئی۔ مہران نے فوج کی ہزیمت کی خبر سنی تو قلعہ چھوڑ کر مدائن کو فرار ہو گیا۔ اس کے بھاگنے کے بعد عقہ کی فوج نے قلعہ کھلا دیکھا تو اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا۔ حضرت خالد بن ولید نے محاصرہ کر لیا، چار روز گزرنے کے بعد انھوں نے تنگ آ کر صلح کی درخواست کی۔ حضرت خالد کے فیصلے کے مطابق عقہ بن قیس اور تمام اسیروں کی گردنیں اڑا دی گئیں۔

چالیس لڑکے قفل بند کنیسہ میں انجیل کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ حضرت خالد نے انھیں نکال کر امرا میں بانٹ دیا۔ انھی میں نُصیر تھے جن کے بیٹے موسیٰ بن نُصیر نے طارق بن زیاد کی قیادت میں ہسپانیہ فتح کیا، سیرین کو حضرت مالک بن انس نے خریدا، ان کے بیٹے محمد بن سیرین جلیل القدر عالم ہوئے۔ ''السیرۃ النبویۃ''

کے مصنف ابن اسحٰق کے دادا یسار، شاعر عبداللہ بن عبدالاعلیٰ کے دادا ابو عمرہ اور حضرت عثمان کے آزاد کردہ حمران بھی ان چالیس نوجوانوں میں شامل تھے۔

شہادت

جنگ عین التمر کی تفصیل بیان کی گئی۔ حضرت عمیر بن رئاب اسی معرکے میں شہید ہوئے۔ بلاذری کہتے ہیں: ایک تیر آ کر انھیں لگا۔ ان کے علاوہ کسی کی شہادت کا ذکر نہیں کیا گیا، البتہ حضرت نعمان بن بشیر کے والد حضرت بشیر بن سعد نے طبعی وفات پائی اور دونوں اصحاب عین التمر میں پہلو بہ پہلو آسودۂ خاک ہوئے۔

اولاد

حضرت عمیر بن رئاب کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحٰق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، نسب قریش (مصعب زبیری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، انساب الاشراف (بلاذری) تاریخ الامم والملوک (طبری)، الکامل فی التاریخ (ابن اثیر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Annals of Early Caliphate (William Muir)، Wikipedia۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com